بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۹ محرم ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۸ امان ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۷۰ء	نمبر ۷۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے معنے ہیں خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو

خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ میں لے لے

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخصِ مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کیلئے اِس لفظ کے معنے اَور بھی وسیع کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اُس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اسکے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنیوالا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے یعنی جو کچھ بنایا ہے اُس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اِس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اِسی کی طرف قرآنِ شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ..... سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی۔ اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کیلئے ہے۔ اِسی کی طرف اشارہ سورہ فاتحہ کی اِس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنے یہی ہیں کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے جیسا کہ بچہ ماں سے دُودھ طلب کرتا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؞

ربوہ ۲۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں درد اور ضعف کی وجہ سے گزشتہ کئی روز سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ؞

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ۲۷ امان (مارچ) بروز جمعہ بعد دوپہر پونے چار بجے بذریعہ ریل کار لاہور روانہ ہوئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بروقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں ؞ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی کو امیر حیدر آباد ڈویژن تا ۷۱-۴-۳۰ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک معلم، حافظ قرآن جو نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت پانچ چھ سال خدمات بجا لا چکے ہیں۔ قرآن کریم کے ترجمہ اور کسی قدر صرف و نحو سے بھی واقف ہیں۔ اگر کوئی جماعت اپنے خرچ پر ان کی خدمات چاہتی ہو اور جس قدر معاوضہ دے سکے اس سے مطلع فرمائیے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

عشرۂ اطفال الاحمدیہ

یکم اپریل سے ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے عشرۂ اطفال منایا جا رہا ہے۔ اِس عشرہ کا مقصد یہ ہے کہ شعبہ اطفال کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس عشرہ میں اس کی تلافی کی جائے۔ نیز حفظ سترہ آیات اور اطفال کے امتحانات کی تیاری پر خاص زور دیا جائے۔

تمام مجالس اس عشرہ کا اہتمام کریں۔ تفصیلی ہدایات عنقریب بھجوا دی جائیں گی۔ والدین سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ امان ۱۳۴۹ہش

دعا کی تاثیر

انگریزوں کے یہاں تسلط جمانے کے وقت مغربی خیالات بھی پھیلنے شروع ہوگئے یورپ میں تحریک نیچریت اپنے قدم جما چکی تھی اور علوم و فنون کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر رکھی جا چکی تھی اس سے مادیاتی رجحانات پیدا ہوئے اور مذہبی امور کی تنقید بھی نیچر کے اصولوں پر ہونے لگی۔ موجودہ عیسائیت کی بنیاد چونکہ زیادہ تر رسومات اور غیر معقول قیاسات پر ہے، مغربی تجرباتی تنقید کی تاب نہ لا سکی۔ اگرچہ مغرب کے اہلِ دانش نے معقولیات کا مقابلہ کیا مگر مادیاتی خیالات مذہب پر حاوی ہوتے چلے آئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ مذہب اور سائنس کا جو مقابلہ مغربی دنیا میں ہوا چونکہ اہلِ مغرب کے پاس موجودہ عیسائیت کے ہی تصورات مذہب تھے اس لئے مذہب سائنسی حقائق کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکا۔

جب سائنسی حقائق سے برصغیر ہند کے لوگ دوچار ہوئے تو مسلمان بھی اس سے متاثر ہونے سے نہ رہ سکے۔ یہاں بھی حقیقی اسلام توہمات کے گرد و غبار میں نظر سے اوجھل ہو چکا تھا اس لئے یہاں بھی ایک ایسا فریق پیدا ہو گیا جس نے اسلامی اصولوں کی تشریح بھی سائنسی اصولوں کے مطابق کرنے کی کوشش کی۔ اس فریق کے رہنما سر سید احمد مرحوم ہیں چنانچہ انہوں نے دعا کی قبولیت کی ایسی تشریح کی جس سے قبولیتِ دعا کا وہ مفہوم جس سے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا ثابت ہوتا ہے مشکوک ہو جاتا ہے اور اس طرح باری تعالیٰ کے وجود کی ایک واضح اور محکم دلیل ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ اس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "برکات الدعا" میں کسی قدر تفصیل سے کیا ہے جس کا کچھ اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"سید صاحب کا یہ مذہب ہے کہ دعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے اس کا کچھ اثر ہے اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط یہی مقصد ہو کر بذریعہ دعا کوئی سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اس کے لئے دعا کی حاجت نہیں اور جس کا ہونا مقدر نہیں ہے اس کے لئے تضرع و ابتہال بے فائدہ ہے۔ غرض اس تقریر سے بتمام تر صفائی کھل گیا کہ سید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ دعا صرف عبادت کے لئے موضوع ہے اور اس کو کسی دنیوی مطلب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔"

(برکات الدعا ص۵-۶)

ضروری اعلان:۔ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں نرسری اور پہلی کلاس کے لئے ایک ٹرینڈ جے۔ وی ٹیچرس کی ضرورت ہے جو اس قسم کے سکول میں پڑھانے کا تجربہ رکھتی ہو۔ درخواستیں ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے نام آنی چاہئیں۔

(ہیڈ مسٹریس فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

شجاعت اور بہادری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ"

(بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب ص۹۰۳ ج۲۔ مسلم ص۱۹۶ ج۲-۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

ہمیں کیا خبر ہے تری شان کیا ہے

نہ شرمِ محمدؐ نہ خوفِ خدا ہے
خدا جانے تم کو یہ کیا ہو گیا ہے
حقیقت نہیں ماضی کا فسانہ
جو بولا تھا کل آج بھی بولتا ہے
وہی تھا ہمیشہ ہمیشہ رہے گا
وہی ابتداء ہے وہی انتہاء ہے
عبادت تری استعانت ہے ورنہ
ہمیں کیا خبر ہے تری شان کیا ہے
ہمیں کو ہے تزویر تقویٰ کی حاجت
کہ قرآن لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی ہے

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"!

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

آج سے پندرہ برس قبل کا ایک رؤیا

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات حضرت مصلح موعودؓ کے منشائے مبارک کے عین مطابق ہیں

حال ہی میں مجھے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک رؤیا "الفضل" کے پرانے فائلوں میں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے جو تحریکات فرما رہے ہیں۔ یا حضور جماعت کو جب اس کی کسی کمزوری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ تو یہ تمام امور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منشائے مبارک کے عین مطابق ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ رؤیا یہ ہے:۔

"میں نے دیکھا کہ میرے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہے اور میں نے کوئی فقرہ کہا ہے جس میں جماعت احمدیہ پر کچھ تنقید ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اس دوسرے شخص نے اس تنقید کو ناپسند کیا ہے۔ اور یہ سمجھا ہے کہ اس تنقید کو سنکر دشمن دلیر ہو جائیں گے۔ اور جماعت کا درجہ گرائیں گے۔ اس کے بعد میرے دو لڑکوں نے بھی اسی قسم کا کوئی فقرہ کہا ہے ان دو لڑکوں میں سے ایک مرزا ناصر احمد معلوم ہوتے ہیں۔ میرے لڑکوں کا فقرہ سنکر اس شخص کے چہرہ پر ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ گویا وہ کہتا ہے کہ دیکھئے! جو میں سمجھا تھا وہی ہوا۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ان لڑکوں کی بات نہیں سمجھے۔ انہوں نے تو وہ کہا ہے جو میں کہلوانا چاہتا تھا۔ ان کے فقرے سے یہ مراد ہے کہ جماعت احمدیہ کے تقوے اور اخلاق کا مقام اونچا کرنا چاہیئے۔ اور ہم اب اس کے لئے کوشش کریں گے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر اسی طرح جماعت کے دوسرے مخلصین میں بھی احساس پیدا ہو جائے۔ جو میری غرض تھی۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت نہایت بلند روحانی مینار پر پہنچ جائے گی اور اسی طرف توجہ دلانا میرا مقصود تھا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔"

(الفضل ۱۴ ؍ جون ۱۹۵۵ء)

اس رؤیا کے جو حصے جلی کئے گئے ہیں۔ احباب انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں! ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادگان میں سے بالخصوص حضرت ناصر دین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت میں جو بھی تحریک فرماتے ہیں اور جن جن امور کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشائے مبارک کے عین مطابق ہیں۔ لہٰذا ہم سب کا فرض ہے کہ ہم حضور اقدس کی تحریکات پر بصد ذوق و شوق عمل کریں اور کرائیں۔ تاکہ جماعت ہر جہت سے ترقی کرے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روح بھی خوش ہو۔ اور ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی برکات کے وارث بنیں۔ آمین (شیخ خورشید احمد)

درخواستِ دُعا لاہور سے مکرم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ کا جو میجر اپریشن ہونے والا تھا وہ سردست معرض التوا میں ہے کچھ ٹسٹ ابھی باقی ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مکرم قاضی صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرآنِ حکیم اور حضرت لقمان علیہ السلام

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

(۱)

تاریخ نے اپنے دامن میں جو روحانی شخصیتیں سمیٹ رکھی ہیں۔ ان میں ایک بہت بڑے دانا ملہم من اللہ حکیم بھی شامل ہیں جن کا نام لقمان ہے۔

قرآن حکیم نے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ کے الفاظ سے اس بھولی بسری شخصیت کو زندۂ جاوید بنا دیا۔

مستشرقین معترض ہیں کہ لقمان ایک افسانوی نام ہے۔ فلپ حتی نے "تاریخ عرب" میں اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔

سارا اشتباہ اس امر سے پیدا ہوا کہ عرب جاہلیت کی روایات اور اشعار میں متعدد حکمائے عرب کو لقمان کے نام سے یاد کیا گیا۔

قدیم ترین شخصیت لقمان بن عاد کی ہے۔ یہ لقمان عاد الاولیٰ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے لقیم کو بھی علم و حکمت کی وجہ سے لقمان کہا گیا۔ گویا ایک لقمان اکبر تھے اور دوسرے لقمان اصغر۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل شخصیتیں لقمان کہلائیں۔

۱۔ ایک دانشور جسر القضاعی کے بیٹے لقمان تھے۔

۲۔ ایک حبشی غلام جو کہ نوبیا سے عرب میں حکمت کے موتی بکھیرتے ہوئے آئے وہ لقمان کہلائے۔

۳۔ ایک لقمان الحمیری تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے: کان حکیماً عالماً بعلوم الابداد والازمان ہم۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی بہن یا خالہ کے بیٹے بھی اسی نام سے یاد کئے گئے بعض نے کہا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے قضاۃ میں سے تھے۔

ظاہر ہے کہ لقمان ایک خطاب ہے عرب قبل الاسلام کے متعدد حکماء اس نام سے ملقب ہوئے۔ اولین لقمان عاد الاولیٰ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا قبیلہ حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ وہ تمادن کا نیند کے بانیوں میں سے تھے۔

عراق کے فاضل ڈاکٹر جواد علی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "تاریخ العرب قبل الاسلام" میں عرب جاہلیہ کے افکار، انساب و اسلامی دور کی روایات کے حوالوں سے لقمان پر جو تحقیق پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لقمان کئی شخصیتوں کا خطاب تھا۔ جن میں قدیم ترین لقمان عاد الاولیٰ سے تعلق رکھنے والے تھے (ص ۲۴۳۔ ۲۴۱)

قرآنی لقمان کون تھے؟

مستشرقین میں سے سیل کا خیال ہے۔ کہ یہ یونانی حکیم الیساپ [illegible] ہی ہیں۔ ڈاکٹر Sprenger نے کہا ہے کہ موحد عیسائی فرقہ کے بانی القیسی ہی کا دوسرا نام ہے۔ القیسی قرن اول کے ایک ملہم من اللہ ہیں۔

یہ سب قیاسات ہیں اصل حقیقت آثارِ قدیمہ کے دامن میں چھپی ہوئی ہے۔ عصر حاضر میں اکتشافات اثریہ نے اس گمشدہ شخصیت کا ایک گوشہ بے نقاب کیا ہے۔ قرآنی لقمان کے بعض اقوالِ حکمت بابل کے حکیم احیقار کے صحیفہ سے ملے ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ احیقار کا ذکر قرآن نے لقمان کے نام سے کیا ہے۔

گویا افسانوی کردار ایک جیتی جاگتی شخصیت میں بدل چکا ہے۔ لیکن ابھی تک مستشرقین پورے طور پر لقمان کو دریافت نہیں کر سکے۔ یہ کام دراصل مسلمان علماء کا ہے آئیے قرآنی شمعِ ہدایت کی روشنی میں لقمان کو تلاش کریں۔

لقمان ایک عربی نام ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کسی عرب شخصیت کا یہ خطاب ہے۔ اس کا مادہ لَقِمَ ہے۔ یا لَقَمَ ہے پہلے روٹ کے معنی لقمے ڈالنے اور نگلنے کے ہیں۔ لَقَمَ کے معنی لسان العرب میں شاہراہ عظیم اور کشادہ راستہ کے لکھے ہیں (معظم الطریق و منفرجۃ) جس سے ظاہر ہے کہ اس روٹ کے معنوں میں کشادگی اور وسعت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ رکیۃ "متلقمۃ" کے معنے ہیں: بہت پانی والا کنواں۔ حضرت لقمان چونکہ بسطۃ فی العلم والجسم تھے۔ علوم حکمیہ کو بہت سمجھنے والے، دانائی سے سیراب دانش و بینش سے پُر تھے۔ اس لئے وہ لقمان کہلائے۔ ایک اور معنے بھی قابلِ غور ہیں۔ اگر دو دفعہ نون آ جائے تو پہلے نون کا میم میں بدل جانا قرین قیاس ہے۔

نون کا میم میں ابدال ایک عام بات ہے۔ آل عمران کا آل عمرام۔ نبرین کا نبریم۔ گویا محاورہ زبان میں لقنان کو لقمان کہا گیا۔ اندریں صورت اس کا مادہ لَقِنَ

ہوگا جس کے معنی سمجھ دار اور زود فہم کے ہیں لقانۃ، لقانیہ کے معنے سرعۃ الفہم کے ہیں۔ لقمان۔ فعلان کے وزن پر نہایت درجہ دانشمندی اور دانائی کو کہیں گے ظاہر ہے کہ یہ خطاب کسی ایسے شخص کے لئے آئیگا جو کہ سراپا حکمت ہو۔

اگر اس نام کو خالص جنوبی عرب کا سمجھا جائے تو اس کی لغوی تشریح دو طرح ہو سکتی ہے۔ شمال عرب والے حرف تعریف الف لام اسم معرفہ کے شروع میں لگاتے ہیں لیکن جنوبی عرب کے کتبات قدیمہ میں "ت" یا "ان" کی صورت میں بعد میں لگتا ہے۔

اندریں صورت لقمان کا مادہ لقم ہی ہوگا۔ لقمان وزن پر سینکڑوں اسماء جنوبی عرب کتبات قدیمہ سے مل چکے ہیں۔ مثلاً قتبان۔ نمران، شہران، رفشان۔ ظہران، عدنان وغیرہ

دوسری صورت یہ ہے کہ جنوبی عرب والے وصل اور استفہام کے لئے میم کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً حمد کو حمدم لکھیں گے۔ اسی طرح لقاء کو لقم۔ گویا لقمان کا مادہ لقی۔ لقاءً بھی ہو سکتا ہے۔ میم حرف وصل ہے۔ میم کا اضافہ لہجہ جنوب کا قاعدہ ہے۔ اگر لقمان کا مادہ لقی، لقاءً، لُقیاناً سمجھا جائے۔ تو اس کے بنیادی معنے پا لینے کے ہیں۔ کسی بات کا حس بصر یا بصیرت سے ادراک کر لینا یا کسی بات کا پا لینا بھی لقاء ہے۔

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ (۲/۴)

میں یہ معنے مراد ہیں۔ پس لقمان اس حکیم کامل کو کہیں گے جس نے سب کچھ پا لیا

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ (۲۱/۱۲)

میں مذکورہ معانی کی طرف حکیمانہ اشارہ ہے۔

مختصر یہ کہ جنوبی عرب کے لہجہ میں لقاء سے لقم ہوگا۔ اور لقم سے لقمان

ڈاکٹر جواد علی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب تاریخ العرب قبل الاسلام کے حصہ ہفتم کی الفصل الثالث میں جنوبی عرب کے لہجہ کی تفصیلات "قواعد اللہجات العربیہ الجنوبیہ" کے عنوان سے بیان کی ہیں۔ کتبات جنوبی عرب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسم نکرہ کی صورت میں میم کا اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً حمد کا حمدم۔ معرفہ کی صورت میں نون کا مثلاً حَمْدَنْ یا حمدان بمعنی الحمد۔ اور بعض دفعہ نون میم دونوں بڑھا دیتے ہیں مثلاً اھن کا اھنن یا اھننم (ص ۸۵-۹۱)

اس قاعدہ سے لقمان کا روٹ لقم بھی ہو سکتا ہے۔ اور لقی۔ لقاءً بھی۔ اس لغوی تشریح سے یہ امر واضح ہے کہ لقمان دراصل ایک خطاب ہے۔ ہامان، قارون، فرعون، ذوالقرنین، ذوالکفل، ذوالنون خطابات قرآن حکیم میں آئے ہیں۔ اسی طرح لقمان بھی ایک خطاب ہے۔ اہل عرب اس شخص کو جس کے لبوں پر کلمات حکمت جاری تھے۔ لقمان کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔

— (۲) —

عرب روایات میں مختلف حکماء کو لقمان کہا گیا۔ حجاز میں نوبیا کا ایک حبشی غلام آیا۔ اس کے حکیمانہ اقوال کے باعث اسے لقمان کہا گیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام ایک عربی پیغمبر تھے۔ ان کے بھانجے کو بھی حکمت کے پیش نظر لقمان کہا گیا۔ اصل لقمان عاد الاولیٰ کے اکابرین میں سے تھے۔ اور آج سے چار ہزار سال پیشتر جنوبی عرب میں پیدا ہوئے۔ لقمان کا قبیلہ حضرت ھود علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ اس طرح وہ عاد ثانیہ کی بنیاد بن گیا۔ مختصر یہ کہ اوّلین لقمان، لقمانِ عاد تھے۔ وہی حکمت و اشلہ والے قدیم ترین لقمان ہیں جن کا قرآن حکیم میں ذکر ہے۔ بعض دوسرے لقمان اصل کے مظاہر ہیں۔

— (۳) —

سرزمین عرب سے قبائل عاد کی ایک شاخ بابل میں آکر کالدی کہلائی۔ اس قبیلہ کی زبان بابلی ارامی تھی۔ اس زبان میں حکیم کو احیقار کہتے تھے۔ ارامی عبرانی میں خقر کے معنے تلاش و تجسس خصوصاً حکمت کے اسرار مخفیہ کی تلاش کے ہیں۔ لقمان کے معنے بھی "پالینے یا حکمت سے لبریز" کے ہیں۔ گویا لفظ لقمان بابل میں احیقار بن گیا۔ لقمان کا ترجمہ بابلی زبان میں احیقار ہے۔ احیقار کا مجلہ حکمت مل چکا ہے۔ اس میں بعض قرآنی اقوال لقمان درج ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکمت لقمان بابل میں آکر حکمت احیقار کا روپ دھار چکی تھی۔

— (۴) —

عاد الاولیٰ کی ایک شاخ مصر میں چلی گئی۔ اسی دور کے ایک حکمران فتاح ہوتپ نے اپنے اسلاف کے الہامی اقوال جمع کئے۔ یہ آسمانی بول حکمت لقمان سے بہت مشابہ ہیں۔ فتاح ہوتپ کا مجلہ حکمت مصر کے آثار قدیمہ سے مل چکا ہے۔ اس کا مطالعہ بھی حکمت لقمان کے باب میں بہت ضروری ہے۔

— (۵) —

پانچویں صدی قبل مسیح میں اسوان بند کے قریب یہودیوں کی ایک نوآبادی تھی۔ ان کے آثار میں ایک پے پی رس کا قرطاس ملا ہے۔ بابل کے حکیم احیقار کے حالات اور اقوال اس قرطاس میں درج ہیں۔ اس صحیفہ میں انّ انکر الاصوات لصوت الحمیر کے مشابہ قول لقمان ملا ہے۔ گویا حکمت لقمان کا ایک قرآنی قول آثار قدیمہ سے دستیاب ہو چکا ہے۔

— (۶) —

عرب روایت ہمیں بتاتی ہے کہ عاد الاولیٰ کی تباہی کے بعد حضرت لقمان بادشاہ بن گئے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحیفہ امثال میں دو عربی حکیموں کا ذکر آیا ہے۔ ایک عرب بادشاہ لموئیل کا ذکر ہے۔ لکھا ہے کہ وہ میسا کے تھے جو بموجب تورات جنوبی عرب کا مقام ہے (پیدائش ۱۰/۳۰) اسی طرح اگور بن یاقہ بھی میسا کے تھے۔ ان دونوں کے اقوال حکمت کتاب امثال میں درج ہیں۔ حتی نے تاریخ عرب میں لکھا ہے۔ کہ یہ دونوں بادشاہ تھے اور ان دونوں کے نام جنوبی عرب کے کتبات سے بھی ملے ہیں۔ ان میں سے کوئی حکیم لقمان تھے؟ یہ امر قابل غور ہے۔ بائیبل کی کتاب سلاطین میں حکمت ارض قدم کا خصوصی ذکر ہے۔ ارض قدم سے مراد عرب ہے۔ ظاہر ہے کہ عرب و حجاز حکمت کے لئے ضرب المثل تھے

— (۷) —

حکمت لقمان یونان میں پہنچی تو حکیم ایسپ کی طرف منسوب ہوگئی۔ چنانچہ اب ثابت ہوا ہے کہ حکیم احیقار کے اقوال حکمت یونانی حکماء نے اپنا لئے تھے۔

— (۸) —

حکمت احیقار کو بنی اسرائیل نے بھی اپنایا۔ چنانچہ طوبیاہ کے صحیفہ میں اس حکیم کا ذکر ہے۔ طوبیاہ کا صحیفہ بائیبل کے اپاکرفا میں شامل ہے۔ کیتھولک بائیبل کے مجموعہ میں یہ صحیفہ مستند کتابوں کا درجہ رکھتا ہے۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ لقمان جنوبی عرب کے اوّلین حکیم تھے۔ ان کی حکمت آسمانی بولوں پر مشتمل تھی۔ عاد قبائل کے انتشار فی الارض کے ساتھ ساتھ حکمت لقمان بابل، مصر، شام، اور یونان میں پھیلی اور مختلف حکیموں کی طرف منسوب ہوگئی۔

حضرت یرمیاہ نبی کے شاگرد باروخ کہتے ہیں کہ عرب زمین پر حکمت تلاش کرتے ہیں (صحیفہ باروخ) اس قول میں اشارہ ہے کہ عرب جہاں بھی گئے۔ حکمت کی جوت انھوں نے روشن کی ہے۔ گویا۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود ان کی لگائی ہوئی ہے

(باقی)

وقفِ جدید میں شمولیت کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"میری یہ خواہش ہے اور دعا بھی کہ جماعت کے بڑے اور نوجوان (اطفال اور ناصرات) جنہیں میں نے اس تحریک میں شامل کیا ہوا ہے وقف جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ اور میرے نزدیک ایسا بالکل ممکن ہے۔" (الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

• کیا آپ نے وقفِ جدید میں شامل ہو کر اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل کر دی ہے؟

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خدا اور اس کے رسول کا فرمان

اطاعت

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (آل عمران)

ترجمہ (اے مومنو!) اللہ اور اس کے رسول (کے احکام کی) اطاعت کیا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ

ترجمہ۔ جس شخص نے میری اطاعت کی۔ اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اس نے دراصل میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے دراصل میری نافرمانی کی۔ (مسلم)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کے جبار اور قہار ہونے کا تصور

از مکرم عباداللہ صاحب گیانی
(قسط ۶)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ہمرے دُشٹ سبھے تم گھاوہو
آپ ہاتھ دے موہے بچاوہو
سکھی بسے ہمرو پروارا
سیوک سکھ سبھے کرتارا
موز چھانج کر دے کر بئے
سب بیرن کو آج سنگھریئے
... ...
سیوک سکھ ہمارے تاریئے
چن چن شترو ہمارے ماریئے
... ...
راکھ لیہو موہے راکھن ہارے
صاحب سنت سہائے پیارے
دین بندھو دشٹن کے ہنتا
تم ہو پوری چتر دس کنتا
اب اچھا میری تم کرو
سکھ ابارا سکھ سنگھرو
دشٹ جتے اٹھوت اتپاتا
سکل ملیچھ کرو ان گھاتا
جے اسدھج تو شرنی پرے
تن کے دشٹ دکھت ہوئے مرے
پورکھ جون پگ پرے تہارے
تن کے سنکٹ تم سب ٹارے
(دسم گرنتھ صفحہ ۱۳۸۶)

گورو صاحب کی یہ دعائیں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ رب العزت کو جبار اور قہار تسلیم کرتے تھے۔ اور ان کا یہ یقین کامل تھا کہ خدائے ذوالجلال حق کے دشمنوں کو اپنی قہری تجلی سے غارت کرنے پر قادر ہے۔ کیونکہ اگر گورو جی کے نزدیک اللہ تعالیٰ جبار اور قہار تھا ہی نہیں۔ تو ان کے حضور اپنے دشمنوں کی تباہی اور بربادی کی دعائیں کرنا ایک فعل عبث ہی ثابت ہوگا۔ اب سردار گوربچن سنگھ صاحب ایڈووکیٹ اور ان کے ہم خیال سکھ صاحبان اس بات پر خود ہی غور کر لیں کہ وہ خدائے ذوالجلال کے جبار اور قہار ہونے سے انکار کر کے کس مقام پر کھڑے ہیں۔

سکھ کتب سے تو اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ خود سکھ گورو صاحبان نے اپنا مشن نیکوکاروں اور صداقت شعاروں کی حفاظت کرنا اور حق کے دشمنوں کو نیست و نابود کرنا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ سری گورو گوبند سنگھ جی فرماتے ہیں کہ:-

ہم ایہہ کاج جگت مو آئے
دھرم ہیت گورو دیو پٹھائے
جہاں تہاں تم دھرم بتھارو
دشٹ دوکھین پکر پچھارو
یاہی کاج دھرا ہم جنمنگ
سمجھ لیہو سادھو سب منمنگ
دھرم چلاون سنت اوبارن
دشٹ سبھن کو مول اپارن
(دسم گرنتھ صاحب صفحہ ۵۲)

گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے اس مندرجہ بالا شبد میں اپنی آمد کا مقصد دشٹوں یعنی بدکرداروں اور سچائی کے دشمنوں کو نیست و نابود کرنا اور نیکوکاروں اور صداقت شعاروں کی حفاظت کرنا بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ:-

سنتاں مانوں دوتاں ڈانو
ایہہ کُٹواری میری
(رام کلی کی وار صفحہ ۹۶۹)

گورو گرنتھ صاحب کے اس قول سے بھی گورو گوبند سنگھ کے ارشاد کی ہی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھی یہی مذکور ہے کہ ہم نیکوکاروں اور صداقت شعاروں کا احترام کرنے والے ہیں۔ اور بدکرداروں اور حق کے دشمنوں کو سزا دینے والے ہیں۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حق کے دشمنوں اور بدکرداروں کو اپنی قہری تجلی سے نیست و نابود کرنا قابل اعتراض ہے اور موجودہ سکھ لوگ خدا تعالیٰ کی جباریت اور قہاریت کے اسلئے منکر ہیں کہ ان کے نزدیک یہ ایک عیب ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہ عیب سکھ گورو صاحبان کے لئے خوبی کیونکر بن سکتا ہے اور اگر یہ سکھ گورو صاحبان کی خوبی ہے کہ وہ نیکوکاروں اور صداقت شعاروں کے محافظ اور بدکرداروں اور حق کے دشمنوں کے بیری تھے اور انہیں نیست و نابود کرنے کے خواہاں تھے تو پھر اس خوبی سے اللہ تعالیٰ کو کیونکر محروم سمجھا جا سکتا ہے۔ جبکہ سری گورو نانک جی کے نزدیک تمام خوبیوں کا منبع اور مرکز ذات باری تعالیٰ ہی ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

سب گن تیرے میں ناہی کوئے
(جپ جی محلہ)

یعنی اے مولا تمام خوبیوں کا منبع اور مرکز تو ہی ہے۔ ہمارے اندر اپنی ذاتی خوبی کوئی نہیں ہے۔

پس حقیقت یہی ہے کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان کی ہیں وہی سری گورو نانک جی مہاراج نے اور ان کی تقلید میں دوسرے سکھ گورو صاحبان نے اپنائی ہیں۔ گورو نانک جی کے تصور الٰہی میں جہاں اللہ تعالیٰ کو رحیم و کریم تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں اسے منصف اور جبار قہار بھی مانا گیا ہے کیونکہ گورو نانک جی کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جہاں اپنے نیکوکاروں اور صداقت شعاروں پر رحم فرمایا کرتا ہے وہاں حق کے دشمنوں اور بدکرداروں کو اپنی قہری تجلی سے نیست و نابود کرنے

ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات، ہومیوپیتھی کے متعلق یورپ، پاکستان اور بھارت کے مایہ ناز ڈاکٹروں کی تالیفات اور دیگر متعلقہ سامان مناسب نرخوں پر خرید کرنے کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں

سترہ آیات کے حفظ کی رپورٹیں

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کی دوسری فہرست شائع کی جاتی ہے۔ ان جماعتوں کے ۱۵۵۹ افراد نے یہ آیات حفظ کر لی ہیں اس سے قبل ۲۱۲ جماعتوں پر مشتمل پہلی فہرست شائع کی جا چکی ہے اس وقت تک ۲۵۶ جماعتوں کی مجموعی رپورٹ کے مطابق ۱۶۵۱۲ افراد سترہ آیات یاد کر چکے ہیں۔ یہ تعداد اس وقت تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی رپورٹ کے مطابق ۴۶۹۵ خواتین و ناصرات جو آیات یاد کر چکی ہیں کی تعداد کے علاوہ ہے۔ رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ دیگر جماعتیں بھی جلد رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

نمبر شمار	نام جماعت	ضلع
۲۱۳	گوجرہ	لائل پور
۲۱۴	چنیوٹ	جھنگ
۲۱۵	جھنگ صدر	״
۲۱۶	تخت ہزارہ	سرگودھا
۲۱۷	خوشاب	״
۲۱۸	گھوگھیاٹ	״
۲۱۹	چک ۹۰ شمالی	״
۲۲۰	لاہور	لاہور
۲۲۱	جھنگڑ حاکم والا	شیخوپورہ
۲۲۲	چوہڑ کانہ	״
۲۲۳	ماموں کانجن	״
۲۲۴	چاہ بھاگو والا	ملتان
۲۲۵	پاکپتن	ساہیوال
۲۲۶	اوکاڑہ	״
۲۲۷	چک نمبر ۶/۱۱-L	״
۲۲۸	״ ״ ۹۶/۱۲-L	״
۲۲۹	״ ״ ۵۶	بہاولنگر
۲۳۰	״ ״ ۱۱۱/۶-R	״
۲۳۱	״ ״ ۱۰۳/۶-R	بہاولنگر
۲۳۲	۱۴۱ مراد	״
۲۳۳	۱۹۱/۷-R	״
۲۳۴	بہاولنگر	״
۲۳۵	میرپور خاص	تھرپارکر
۲۳۶	نودنگر فارم محمد آباد اسٹیٹ	تھرپارکر
۲۳۷	محمود نگر براستہ بدین	حیدرآباد
۲۳۸	نوز آباد	״
۲۳۹	اسلام آباد	راولپنڈی
۲۴۰	کسراں	کیمبل پور
۲۴۱	کیمبل پور	״
۲۴۲	جاگیر۔ ڈگری حبیب اللہ	ہزارہ
۲۴۳	ٹوپی	مردان
۲۴۴	نوشہرہ	پشاور
۲۴۵	بازید خیل	״
۲۴۶	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۲۴۷	دولووال	گوجرانوالہ
۲۴۸	گرمولا درکاں	״
۲۴۹	پنڈی بھٹیاں	״
۲۵۰	ترگڑی	״
۲۵۱	بھلکو بھٹی	سیالکوٹ
۲۵۲	گولیکی	گجرات
۲۵۳	شادیوال	״
۲۵۴	منڈی بہاؤالدین	״
۲۵۵	برہمن بڑیہ	کومیلا مشرقی پاکستان
۲۵۶	چٹاگانگ	چٹاگانگ ״

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۳۸

میں طاہرہ صالحہ۔ زوجہ میجر محمد طیب صاحب قوم خان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰۰
۲۔ زمین سعید ہاؤ ۳ مرلہ گز مالیتی ۔۔۔ ۳۰۰۰ روپے
۳۔ زیورات طلائی وزنی ۳ تولے ۔۔۔ ۵۰۰ روپے
کل میزان ۔۔۔ ۴۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: طاہرہ صالحہ لاہور
گواہ شد: میجر محمد طیب خاوند موصیہ B/9 بہادر پیمد ہاؤسنگ۔ لاہور
گواہ شد: عباس احمد خان ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۹۴۱

میں مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم ابڑو پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔ Rs ۱۰۰۰
۲۔ بالیاں ایک جوڑی مالیتی ۔۔۔ ۱۱۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: مریم صدیقہ انور آباد ضلع لاڑکانہ سندھ۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ خانہ ضلع لاڑکانہ سندھ
گواہ شد: لعل خاتون۔ صدر لجنہ اماء اللہ انور آباد۔ ضلع لاڑکانہ سندھ

مسل نمبر ۱۹۹۴۲

میں بھولاں بی بی زوجہ منشی محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن گوبیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بھولاں بی بی گوبیکی ضلع گجرات
گواہ شد: پیر محمد اکبر سقراط ولد پیر سلطان علی گوبیکی گجرات۔
گواہ شد: خوشی محمد ولد فضل محمد خاوند موصیہ گوبیکی ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۹۹۴۳

میں حاکم بی بی بیوہ چوہدری بڈھے خان مرحوم قوم جٹ ہادھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوبیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۳۲ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۷ ماشہ مالیتی ۔۔۔ ۱۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حاکم بی بی۔ گوبیکی۔ ضلع گجرات
گواہ شد: محمد اکبر سقراط ولد پیر سلطان علی گوبیکی۔ ضلع گجرات
گواہ شد: صوبیدار محمد یار گوبیکی ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۹۴۴

میں رفیق احمد باجوہ ولد چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴۔ شارع مردر لاہور چھاؤنی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰

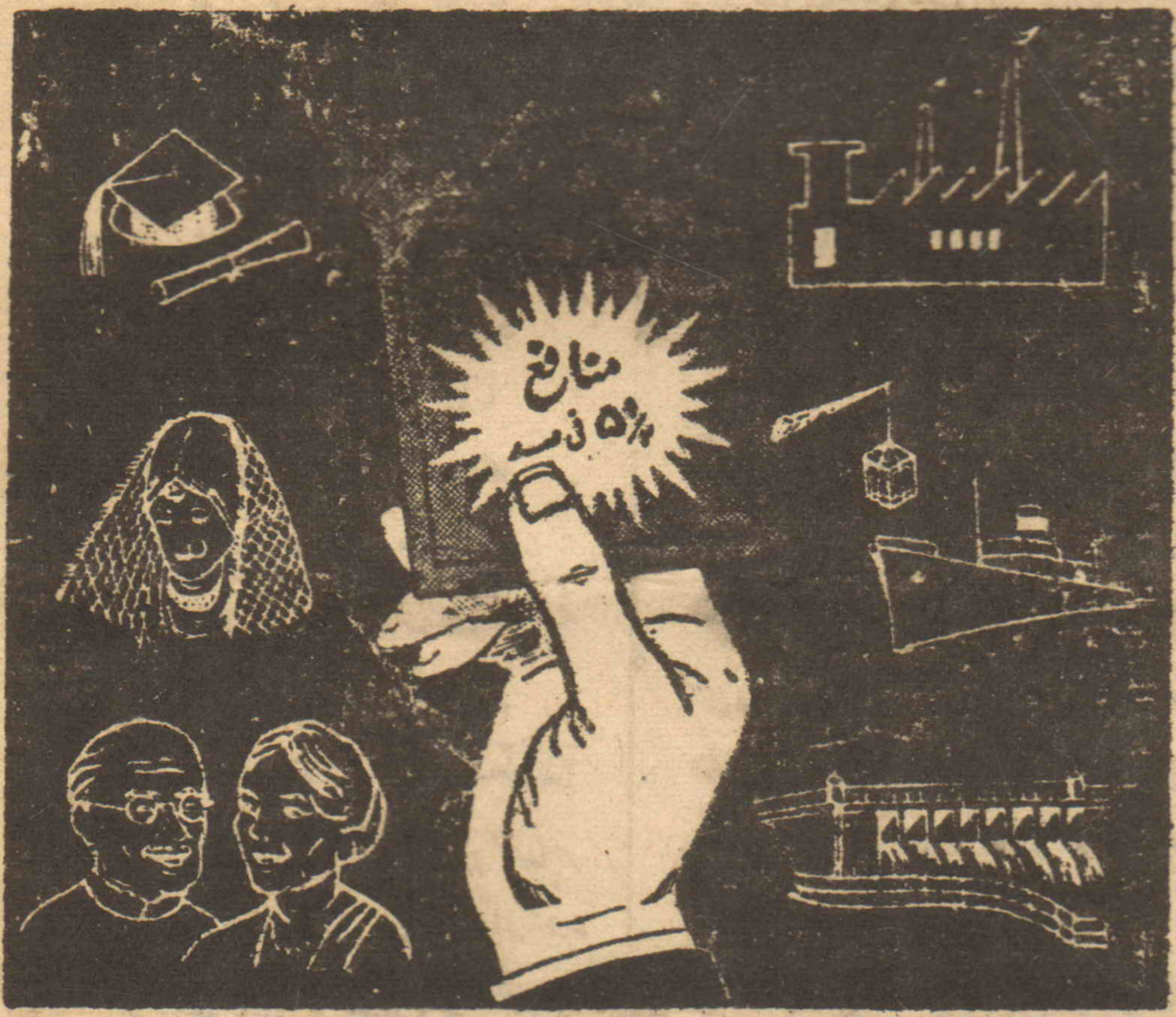

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ۔ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے ملک کے تعمیری اور تحقیقی ادارے ذرائع آمدورفت اور چالنا بندرگاہ اور تربیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں۔ جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کراتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

منافع کی شرح

عام حسابات پر ۔۔۔۔۔۔۔۔	۵½ فی صد
میعادی حسابات پر	
۶ ماہ یا زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فی صد
۱۲ 〃 〃 〃 〃 ۲۴ 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۶ 〃 〃
۲۴ 〃 〃 〃 〃 ۳۶ 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۶½ 〃 〃
۳۶ 〃 〃 〃 مدت کے لئے	۷ 〃 〃

پوسٹ آفس سیونگ بینک

POB-1/69

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس تین ۲۶/ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ نوٹ ۳۲/ گول کچہری بازار لائل پور

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- لئیق احمد باجوہ ۳۲ - شادمان روڈ لاہور چھاؤنی ۔

گواہ شد :- نذیر احمد مولوی فاضل گنج منٹگمری ۔ لاہور ۔

گواہ شد :- اسد اللہ خان ۳۰ - شادمان روڈ لاہور چھاؤنی ۔

درخواست دعا

سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے عزیز بشیر احمد صاحب ملک کے لئے دعا فرمائیں احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ ان کو ان کی پوسٹ پر باعزت بحال فرمائے ۔ اور دین و دنیا میں انکا حافظ و ناصر ہو۔
محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ

مجلس مشاورت پر آنے والے حضرات کی خدمت میں گذارش

موصی صاحبان کا حساب زیادہ صحیح رکھنے کی غرض سے دفتر ہذا کی طرف سے ایک نوٹ بک جاری کی جارہی ہے ۔ یہ نوٹ بک ہر موصی کو دی جائیگی حساب فہمی کرتے وقت اس کا موصی کے پاس ہونا لازمی ہوگا ۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے موصیوں کی فہرست اپنے ہمراہ لے آئیں ۔ اور اس کے مطابق نوٹ بکیں حاصل کرلیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے علاوہ دیگر امور میں بھی اپنی عملی اصلاح کیلئے مسلسل اور متواتر قربانی کرتے رہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں ۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں ۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے ۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے زیبا نہیں کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں جا بیٹھے اور دنیوی ضرورت کے التزام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈالدے ۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا ۔ تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایادار بننے کی عادت ہوجائے جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی ۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں دفتر کے ریکارڈ میں ایسی باتیں موجود ہیں کہ بقایادار دوست اسی طرح بقایادار رہتے ہیں ۔ اسلئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم خود الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں ۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے ۔ اس طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں ۔ تاکہ ان کا عہد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے ۔ اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ رہے

دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے :-

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے تھا میں چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں ۔"

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بُک بنک سکیم

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے نادار طالب علموں کی امداد کے لئے ربوہ میں "بک بنک" کا اجراء کیا ہے ۔ جس میں صاحب استطاعت اطفال سے سکولوں کی کتب مفت حاصل کر کے نادار طلباء کو مفت مہیا کی جائیں گی ۔ یہ ہمارے احمدی بچوں کی صفتِ خاص ہے کہ وہ نیکی کا کوئی موقعہ ضائع نہیں جانے دیتے ۔ نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا چاہتا ہے ۔ اسلئے کامیابی کے بعد صاحب دل والدین کے ہونہار اطفال کو اپنے غریب بھائیوں کے لئے اس سکیم میں اپنی کتب عطا کرنی چاہئیں ۔ نیز صاحب استطاعت احباب سے بھی گذارش ہے کہ وہ بھی اس کارخیر میں بطور صدقہ جاریہ بازار سے کتب خرید کر خاکسار کو پہنچا دیں ۔ ان تمام کتب کو رجسٹر کرنے کے بعد باقاعدہ جاری کیا جائے گا اور پھر اگلے سال ان سے واپس لیکر دوسرے ضرورت مندوں میں تقسیم کیا جاتا رہیگا امید ہے صاحب استطاعت اطفال اور والدین خصوصی امداد فرمائیں گے سکولوں کے اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ بھی بچوں میں اس کی تحریک فرمادیں ۔

ناظم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

اعلان

احباب کی سہولت کیلئے ربوہ میں جائداد کی خرید و فروخت تعمیر مرمت اور مکانات دکانات رہن رکھنے یا کرایہ پر دینے یا حاصل کرنے کیلئے فریقین کی امانت اور سہولت کے مدنظر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر کو نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت ہے ۔ احباب حسب منشاء استفادہ کریں ۔

منیجر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر محلہ دارالرحمت ربوہ

چند مجربات

* بواسیر خونی و بادی کے لئے "پائلز کیور" -/۱۰ روپے
* ہر قسم کے جسمانی درد کے لئے "پینز کیور" -/۱۰ "
* دمہ کی حیرت انگیز دوا "اکسیر دمہ" -/۱۰ "
* تبخیر معدہ کے لئے "اکسیر تبخیر معدہ" -/۱۰
* بچوں کی کمزوری، قے، دست، دانت نکالنے کی تکالیف کیلئے "بے بی ٹانک" -/۳، ۱/۲۵

پچیس روپے یا اس سے زائد کے آرڈر پر ۲۰ فیصد کمشن
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

شربت خانہ ساز نزلہ زکام بلغمی کھانسی دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے فی شیشی سوا روپیہ نمونہ ۱/۲۵ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

قرآن کریم تمام سابقہ کتب الٰہیہ پر کتاب مُبین ہونے کے لحاظ سے نمایاں فوقیت رکھتا ہے

جس پہلو سے بھی دیکھیں قرآنی حُسن انسانی آنکھوں کو خیرہ کئے بغیر نہیں رہتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :۔

پھر قرآن کریم اس لحاظ سے بھی مُبین ہے کہ وہ تمام امور جو احکام یا اخلاق یا اعتقادات وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب کو اس کتاب میں پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کے حصول کے لئے جس قدر امور کی ضرورت ہے۔ ان سب کو اس کتاب میں واضح کر دیا گیا ہے۔ گویا قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے جس میں توحید۔ نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت اور معاد وغیرہ کے متعلق پوری تفصیل موجود ہے۔ جبکہ دوسری کتب نے ان امور ضروریہ سے قریباً خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اور اگر ان میں کچھ ہے تو وہ اس قدر نا کافی ہے۔ کہ گویا کچھ نہیں کہا۔ اسی طرح نبی اور اس کے فرائض اور نبوت اور اس کی حقیقت کے متعلق بائیبل اور وید اور ژند وغیرہ کتب بالکل خاموش ہیں۔ قرآن کریم نے وجود باری تعالےٰ کے ثبوت اور اس کی صفات پر بھی بحث کی ہے۔ انسان کی روحانی طاقتوں پر بھی بحث کی ہے۔ ان روحانی امور کو بھی بیان کیا ہے۔ جو انسان کی روحانی طاقتوں کی تکمیل اور امداد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح اس نے انسانی زندگی کے مآل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کے ثبوت پیش کئے ہیں۔ اور پھر اس نے ان تمام امور میں نہ صرف علمی طور پر ایک نئی روشنی بخشی ہے۔ بلکہ عملاً بھی اس نے ایسے انسان پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم پر عمل کر کے اللہ تعالےٰ کا وصال حاصل کر لیا۔ اور ان کی روحانی طاقتیں اپنی تکمیل کو پہنچ گئیں۔

غرض قرآن کریم تمام سابق کتب الٰہیہ پر اپنے مبین ہونے کے لحاظ سے ایسی نمایاں فوقیت رکھتا ہے کہ جس پہلو سے بھی دیکھیں قرآنی حسن انسانی آنکھوں کو خیرہ کئے بغیر نہیں رہتا۔

پھر قرآن کریم کو دوسری الہامی کتب پر صرف انہی امور میں فضیلت حاصل نہیں جو اس میں دوسری کتابوں سے زائد پائے جاتے ہیں۔ یا جن میں اس نے دوسرے مذاہب کی خامیوں اور ان کی کوتاہیوں کی اصلاح کی ہے بلکہ جن احکام میں ان کی پہلی کتب سے مشابہت دکھائی دیتی ہے۔ ان میں بھی قرآن کریم نے ان سے بہتر اور جامع تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ مثلاً اگر ان کتابوں میں کھانا کھانے کا کوئی طریق بیان کیا گیا ہے۔ تو اس کا بھی قرآن کریم نے ان سے اچھا طریق پیش کیا ہے۔ اور اگر ان میں کپڑا پہننے کا کوئی طریق بتایا گیا ہے۔ تو قرآن کریم نے اس سے بھی بہتر اور اعلےٰ طریق کپڑے پہننے کا دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ غرض کوئی معمولی سے معمولی بات بھی ایسی نہیں۔ جس میں قرآن کریم نے ان کتابوں سے زیادہ جامعیت اور تفصیل کے ساتھ اپنی تعلیم پیش نہ کی ہو۔ اور جس میں اس نے اپنے مبین ہونے کے مقام کو ظاہر نہ کیا ہو۔ مثال کے طور پر میں اس وقت امن عالم کا مسئلہ لیتا ہوں۔ امن ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے دنیا ہمیشہ سے کوشش کرتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ یا تو دنیا بیرونی امن کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ اور یا جب بیرونی امن کے لئے جدوجہد نہیں کر رہی ہوتی۔ یا اس میں کامیاب ہو چکی ہوتی ہے۔ تو اندرونی امن کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے دولتمند اور عالم و فاضل جب آپس میں ملتے ہیں۔ تو ان کی گفتگو کا موضوع اکثر یہی ہوتا ہے کہ اور تو ہمیں سب کچھ میسر ہے مگر دل کا امن نصیب نہیں۔

پس امن صرف بیرونی ہی نہیں ہوتا بلکہ دل کا بھی ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک دل کا امن نصیب نہ ہو اس وقت تک ظاہری امن بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم حصہ دوم ۲۳۹-۲۴۰)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

خط و کتابت مینیجر الفضل سے کریں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات

پاکستان کی تین یونیورسٹیوں کے ۲۷ کالجوں کی ۴۲ نمائندہ ٹیموں کی شرکت

۲۱، ۲۲ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی اور اردو مباحثات انعقاد پذیر ہوئے جن میں پاکستان کی ۳ یونیورسٹیوں کے ۲۷ کالجوں کی ۴۲ نمائندہ ٹیموں نے شرکت کی۔ انگریزی مباحثے کے لئے قرارداد زیر بحث تھی

"MEN ARE RULED BY WOMEN."

اردو مباحثہ کے لئے مندرجہ ذیل قرارداد تھی۔

"چاند کی تسخیر انسانیت کے لئے امن کا پیغام ہے"

انگریزی مباحثے میں مندرجہ ذیل کالجوں کے طلباء نے شرکت کی۔

ایم۔ اے او کالج لاہور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ملتان۔ گورنمنٹ کالج جھنگ۔ یونیورسٹی لاء کالج لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ گورنمنٹ کالج ساہیوال۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا۔ اسلامیہ کالج وہاڑی۔ اسلامیہ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج سرگودہا۔ گورنمنٹ کالج لائل پور اور ہیلے کالج آف کامرس

اردو مباحثے میں جن کالجوں کے طلباء نے شرکت کی ان کے نام یہ ہیں۔

اسلامیہ کالج قصور۔ حمایت اسلام کالج لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج مردان۔ اسلامیہ کالج وہاڑی۔ یونیورسٹی اورنیٹل کالج لاہور۔ میونسپل ڈگری کالج اوکاڑہ ایس۔ ای کالج بہاولپور۔ گورنمنٹ کالج جھنگ۔ انبالہ مسلم کالج سرگودہا۔ گورنمنٹ کالج شیخوپورہ۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سرگودہا۔ خوشیہ کالج فریدآباد۔ گورنمنٹ کالج حیدرآباد۔ اسلامیہ کالج لائل پور۔ گورنمنٹ ڈگری کالج لائل پور۔ ایم۔ اے او کالج لاہور۔ گورنمنٹ انٹر کالج لائل پور۔ میونسپل کالج بورے والا۔ گورنمنٹ کالج ساہیوال۔ ہیلے کالج آف کامرس۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔ اور گورنمنٹ کالج ملتان

منصفین کے متفقہ فیصلے کے مطابق مندرجہ ذیل مقررین انعام کے مستحق قرار پائے۔

انگریزی مباحثہ۔

قمر حسین پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور — اول۔ (گولڈ میڈل)
طاہر عارف گورنمنٹ کالج سرگودھا — دوم۔ (سلور میڈل)
بلال احمد پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور — سوم
کلیم احمد مبین گورنمنٹ کالج لاہور — چہارم

ٹرافی پنجاب یونیورسٹی لاء کالج نے حاصل کی۔

اردو مباحثہ :۔

بلال احمد پنجاب یونیورسٹی لاہور — اول (گولڈ میڈل)
نعمت اللہ گورنمنٹ کالج لائل پور۔ — دوم (سلور میڈل)
منور علی عباسی گورنمنٹ کالج حیدرآباد — سوم
خورشید علی چاولہ لاء کالج لاہور۔ — چہارم
یوسف امین اسلامیہ کالج قصور — حوصلہ افزائی کا انعام

ٹرافی پنجاب یونیورسٹی نے حاصل کی۔

جناب صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ (منصف اعلیٰ) جناب پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب اور جناب پروفیسر حمید احمد صاحب نے انگریزی مباحثے میں منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

جناب خالد بشیر ایڈووکیٹ لائل پور (منصف اعلیٰ) جناب مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور جناب ڈاکٹر پرwازی صاحب نے اردو مباحثہ میں منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

مباحثات کے اختتام پر جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے انعامات تقسیم کئے۔

صدر یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴